Dr Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. College.

علامہ محمد اقبال کی نظم "ترانۂ ہند" کی تشریح

عنوان علامہ اقبال نے یہ نظم جب بھی لکھی ہے۔ ان اشعار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان اور یہاں بسنے والے ہر شخص سے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، بیحد محبت کرتے تھے۔ برٹش راج کے دوران اقبال کی صرف یہ خواہش تھی کہ ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائے پہلے شعر میں ہندوستان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں فخر ہے کہ ہمارا ہندوستان سارے دنیا سے بہترین ہے۔ اور ہم یہاں کے بسنے والے ہیں

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

اور اگر ہندوستان کو ایک باغ کہا جائے تو یہ بھی غلط نہ ہوگا کہ ہم اسکی بلبلیں اور چہچہانے پرندے ہیں۔ دوسرے شعر میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو غریبی کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں مقیم ہیں۔ لیکن انکے دل ہر حال میں ہندوستان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ وہیں کا کہا جائے جہاں ہمارا دل ہے۔ تیسرے شعر میں فرماتے ہیں کہ ہمارا ہندوستان انتہائی محفوظ ہے۔ کیونکہ ہماری سرحد پر ہمالہ کا پہاڑی سلسلہ ہے جو آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اور وہی پہاڑ ہیں جو ہماری حفاظت کر رہے ہیں اور پہرہ دے رہے ہیں۔ چوتھے شعر میں گویا ہوتے ہیں کہ ہندوستان کی سرزمین میں ایسے خوبصورت ندیاں ہیں کہ جہاں سے یا ہے

اس میں موجود ندیاں اور انکا صاف پانی اپنی مثال آپ ہے جبکہ
یہ سب زمانہ سے اس قدر خوبصورت ہیں کہ جنت بھی اس پر رشک کرتی ہے
پھر اقبال دریائے گنگا کا پانی سے مخاطب ہو کر پوچھتے ہیں کہ تجھے یاد ہے
وہ وقت جب ہم ہندوستانیوں کا قافلہ تیرے کنارے پہنچا اور پھر یہیں
کا مکین ہو گیا؟ اور اگلے شعر میں محبت و یگانگت کی فضا قائم کرتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ مذہب کوئی بھی ہو کبھی بھی کسی کو لڑنا جھگڑنا نہیں سکھاتا بلکہ
ہم ہندی ہیں۔ ہم اس ملک میں رہنے والے سب ایک ہیں اور ہندوستان
ہمارا وطن ہے۔ اس کے علاوہ ہماری کوئی پہچان نہیں ہے۔ اور اگلے شعر میں
دوسرے ممالک کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یونان یعنی گریک
سے لیکر مصر اور روم کی سلطنتیں تک مٹ گئیں لیکن ہندوستان میں
کچھ تو خاص بات ہے کہ آج بھی ہم قائم و دائم ہیں۔ حالانکہ زمانہ ہمارا دشمن
بنا رہا اور ہم زمانے کی گردشوں کی زد میں رہے لیکن ہم آج بھی زندہ ہیں۔
اور پھر فرماتے ہیں کہ اس دور میں ہمارا راز اور غموں کا سمجھنے والا نہیں ہے۔
اور یہ ایسا چھپا دکھ ہے جو ہم دکھا نہیں سکتے۔

Shahnaj Ara